نظرات

ابھی پاکستان ریڈیو سے یہ خبر وحشت اثر معلوم کرکے سخت صدمہ اور رنج ہوا کہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا قلب کی حرکت کے بند ہوجانے سے انتقال پُرملال ہوگیا، دارالعلوم دیوبند کے جو حضرات اساتذہ راقم الحروف کے بھی اساتذہ تھے حضرت مفتی صاحب اُن کی آخری یادگار تھے اب وہ بھی نہیں رہے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ راجعون

داغِ فراقِ صحبتِ شب کی جلی ہوئی اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

دیوبند میں دو خاندان علم و فضل اور دینی خدمات و فیوض کے اعتبار سے بہت نمایاں ہیں، ایک عثمانی اور دوسرا صدیقی، مفتی صاحب مرحوم اول الذکر خاندان کے گل سرسبد تھے مولانا محمد یٰسین صاحب جو دارالعلوم دیوبند میں درجۂ فارسی کے صدر المدرسین اور نہایت باکمال استاذ تھے وہ آپ کے والدِ ماجد تھے، ۱۳۱۴ھ میں پیدا ہوئے، از اول تا آخر پوری تعلیم دارالعلوم میں پائی، ۱۳۳۵ھ میں فراغت پائی، اس زمانہ میں دارالعلوم کا آفتاب جہاں تاب نقطۂ عروج پر تھا اس بنا پر مفتی صاحب کو اکابر علماء و مشائخ دیوبند سے استفادہ کا بہترین موقع ملا، کہتے ہیں کہ چراغ سے چراغ روشن ہوتا ہے، لیکن جہاں علم و عمل کے چند در چند شمعہائے روشن مصروفِ انجمن آرائی ہوں تو اُن کی فیض رسانی کا عالم کیا ہوگا! ذہانت، ذوقِ علم و جستجو اور محنت و کاوش کا ملکہ خداداد تھا اس لئے مفتی صاحب جب فارغ ہوئے تو دارالعلوم کے قابلِ فخر فرزند تھے، فراغت کے بعد حضرت مولانا مفتی

زالرحمن صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی اور تربیت کے زیر سایہ دارالافتاء میں بھی کام کیا اور درس و تدریس کی خدمت بھی انجام دی، یہاں تک کہ دونوں شعبوں میں بڑا نام پیدا کیا، اور اب خود اکابر دیوبند میں اُن کا شمار ہونے لگا، اگرچہ تمام علوم وفنون متداولہ میں پختہ اور ٹھوس استعداد کے مالک تھے، لیکن خاص فن فقہ تھا اور اس مناسبت سے تفقہ فی الدین اُن کا جوہر ذاتی تھا۔

تقسیم کے بعد پاکستان چلے گئے اور کراچی میں مقیم ہوئے، یہاں اسلامی دستور مرتب کرنے کے لئے جو سرکاری کمیٹی بنی تھی برسوں تک اُس کے رکن رہے، اسی درمیان میں عربی کا ایک بڑا مدرسہ قائم کیا جس کے خود مہتمم تھے، پاکستان میں اُن کی حیثیت صدر مفتی کی تھی تصنیف وتالیف کا ذوق فطری تھا دارالعلوم دیوبند کے فتاوی "امداد الفتاوی" کے نام سے آٹھ جلدوں میں مرتب اور مدون کئے جو دیوبند سے شائع ہو کر مقبول عوام وخواص ہو چکے ہیں، "معارف القرآن" کے نام سے کئی جلدوں میں تفسیر لکھی، ختم نبوت، مسائل جدیدہ، اور دولت کی تقسیم اور اوزان شرعیہ کے نام سے الگ الگ نہایت مفید اور بصیرت افروز رسالے لکھے، البلاغ اُن کا اپنا ماہنامہ تھا اُس میں بھی وقتاً فوقتاً اُن کے قلم سے بہت اچھے دینی اور اصلاحی مقالات نکلتے رہتے تھے، کئی سال سے صحت خراب ہو گئی تھی، متعدد بار دل کا دورہ پڑا، ہسپتال میں داخل رہے اور اچھے ہو گئے، گذشتہ سفر پاکستان کے موقع پر کم وبیش تیس برس کے بعد اُن کی قیام گاہ پر ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو بے حد خوش ہوئے، دعائیں دیں اور کافی دیر تک باتیں کرتے رہے، لیکن اُن کے چہرہ بشرہ سے یہ اندیشہ ضرور تھا کہ اب اگر دل کا دورہ پھر ہوا تو جاں بر نہ ہو سکیں گے چنانچہ یہی ہوا۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین میں مقام نصیب فرمائے آمین ثم آمین۔

افسوس ہے مولانا محمد اویس صاحب نگرامی بھی ایک طویل علالت کے بعد ۲۷ اگست کی سہ پہر کو لکھنؤ میں داعی اجل کو لبیک کہہ کر اس خاکدان عالم سے رخصت